ابی نصر محی الدین بہ اسرار ابی صالح نصر کردند بہ انوار
کہ سید عبدالرزاق قطب دانی مقام فقر را حل کردہ معانی
کہ سید جملہ سلطان اقطاب امام الاولین والآخریں باب

ترجمۂ رسالہ توحید الاکھنڈ سنہ ۱۲۶۱ھ
مصنفۂ شاہ اسداللہ از دست فقیر شاہ صدیق اللہ

(رسالہ ہندی چہاردہ خانوادہ عطا شد باسم شاہ صدیق اللہ طرق مطلق عرف احمد شاہ قادری ملتانی سنہ ۱۲۵۴ھ)

بعض مأخذ

۱۔ اوراد صغیر: حضرت شیخ محمد ملتانی (قلمی) ۲۔ بحر ذخار تذکرۂ اولیاء
۳۔ تذکرۃ الانساب۔ مطبوعہ (ناقص الطرفین مملوکۂ راقم)
۴۔ تذکرۂ اولیاء دکن: عبدالجبار خاں۔ مطبوعہ ۵۔ تذکرۃ القادری: قادر خاں بیدری قلمی۔ آصفیہ فارسی
۶۔ تاریخ الاولیاء (اردو): امام الدین مطبوعہ کتبخانۂ آصفیہ
۷۔ تاریخ برہان پور مطبوعہ دہلی ۸۔ حالاتِ بیدر: عبدالوہاب عندلیب۔ مطبوعہ
۹۔ خزینۃ الاصفیاء: غلام سرور لاہوری۔ مطبوعہ (بحوالہ اخبارالاخیار: مولانا عبدالحق محدث دہلوی)
۱۰۔ درالدارین فارسی: جلد ۲: غلام علی موسوی۔ مطبوعہ حیدرآباد دکن
۱۱۔ رسالہ توحید الاکھنڈ۔ قلمی۔ آصفیہ (کتابت سنہ ۱۲۶۱ھ)
۱۲۔ رسالہ منظوم دکن (چہاردہ پیر وغیرہ) آصفیہ
۱۳۔ سلطان احمد شاہ بہمنی وسلاطین بیدر: ظہیرالدین ایم اے مطبوعہ سنہ ۱۳۳۶ھ
۱۴۔ شجرۂ طریقت خاندان فرنگی محل لکھنؤ: مطبوعہ مطبع یوسفی لکھنؤ ۱۳۴۷ھ
۱۵۔ مخازن القادریہ قلمی آصفیہ ۱۶۔ مخزن الکرامات ترجمہ معدن الجواہر (فارسی): کریم الدین
۱۷۔ معدن الجواہر (فارسی): شیخ شمس الدین نبیرہ صاحب تذکرہ۔ قلمی۔ آصفیہ
۱۸۔ منبع الانساب (سادات بھکر): سید معین الحق شعبان الملت۔ قلمی۔ آصفیہ ۳۹۳
۱۹۔ من سبد۔ قلمی۔ انجمن ترقی اردو کراچی۔

مُصنف :۔ حضرت میر سید علی ہمدانی

مُترجم :۔ ڈاکٹر محمد ریاض

مُسلمان حُکّام کو چہارگانہ نصائح

(حضرت شاہ ہمدان، میر سید علی ہمدانیؒ (۷۱۴ تا ۷۸۶ھ۔ ۱۳۱۳ تا ۱۳۸۵ء) ایران، روسی تاجیکستان، کشمیر اور گلگت و بلتستان وغیرہ میں اپنی نمایاں دینی خدمات کی بناء پر بغایت معروف ہیں اور امیر کبیر علی ثانی اور حواری کشمیر کے القاب سے یاد کئے جاتے ہیں۔[۱] ان کے اس فارسی رسالے کا نام عقبات یا قدوسیہ ہے۔ اور موصوف کے مُرید حاکم کشمیر سلطان قطب الدین شاہمیری (۷۷۵ تا ۷۹۶ھ) کے نام لکھا گیا ہے۔ رسالے کی افادیت چونکہ عام ہے اور حرص، کبر، ظلم اور تظاہر کے چہارگانہ عقبات سے گزرنے کا پندنامہ ہے اس خاطر ہم نے اسے مندرجہ بالا عنوان دیا ہے۔ رسالے کا ایران ترکی اور روس (تاشقند) کے کتب خانوں میں ایک ایک مخطوطہ موجود ہے۔ ہمارے پیش نظر مطبوعہ نسخہ بھی ہے جو "تذکرہ شیخ کجی" کے ضمیمے کے طور پر ۱۳۲۷ھ ش ۱۹۴۸ء میں تہران سے شائع ہوا (ص ۷۱ - ۸۰) ترجمہ تحت اللفظ ہے۔ آیات و احادیث کا بھی اکثر ترجمہ ہی نقل کیا گیا ہے۔ مترجم)

جب تک کارخانۂ قضا و قدر کے نقاش، راہِ سعادت کے عازمین کے الواح پر تختۂ تقدیر کے زیر ہدایت، اقبال و ادبار کے نقوش ثبت کرتے اور مشیت ایزدی کے حاجب و مؤکل،

---

[۱] دیکھئے ماہنامہ فکر و نظر اسلام آباد بابت جولائی ۱۹۷۲ء میں مترجم کا مقالہ۔

خوش بختوں یا بدبختوں کے بارے میں ہدایت وگمراہی کی کیفیات لکھتے رہیں۔ دعا ہے کہ الطاف ربّانی کے نفحات کی برکات، راہِ سلوک کے سالکوں پر نثار اور مزاج کے بیابان میں بھٹکنے والوں کی خاطر ہادی و رہبر بنی رہیں۔ (آمین) اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

(ترجمۂ آیات) "کیا آپ کو معلوم نہیں کہ آپ کے پروردگار نے قومِ عاد (قومِ ارم) کے ساتھ کیا معاملہ کیا جن کے قد و قامت ستونوں جیسے دراز تھے جن کے برابر کا کوئی شخص شہروں میں پیدا نہیں کیا گیا؟ اور آپ کو یہ معلوم ہے کہ قوم ثمود کے ساتھ کیا حشر کیا گیا جو تعمیر قلاع میں پتھر کی تراش خراش کرتے تھے؟ اور میخوں والے فرعون کا کیا حشر ہوا؟ ان لوگوں نے شہروں میں بغاوت و نافرمانی پھیلا رکھی تھی، ان میں بہت زیادہ فساد پھیلا رکھا تھا۔ پس آپ کے پروردگار نے ان پر عذاب کا کوڑا برسایا۔ بے شک آپ کا پروردگار گھات میں ہے۔" [۱]

"جن لوگوں کو ہمارے پاس آنے کا خیال نہیں ہے اور دنیوی زندگی پر راضی ہو گئے ہیں اور اسی پر جی لگا بیٹھے ہیں، اور جو لوگ ہماری آیات سے غافل ہیں، ان کے اعمال کی بناء پر ایسے لوگوں کا ٹھکانہ جہنم ہوگا۔" [۲]

"جو شخص صرف دنیوی زندگی کا طالب ہے اور اس کی رونقوں پر فریفتہ ہے ہم ایسے لوگوں کو یہ چیزیں پوری پوری دے دیتے ہیں اور ان کی خاطر کوئی کمی نہیں کی جاتی آخرت میں ایسے لوگوں کی خاطر آگ ہے۔ انھوں نے جو کیا یا تھا بے کار ثابت ہوا۔" [۳]

"کہہ دیجئے کیا میں آپ کو ایسے افراد کی خبر دوں جن کے اعمال خسارے میں ہیں؟ وہ ہیں جن کی دنیا داری کی کمائی برباد ہو رہی ہے مگر وہ سمجھتے ہیں کہ اچھا کر رہے ہیں۔" [۴]

"مومنو! تمہارے اموال اور اولاد تمہیں خدا کی یاد سے غافل نہ کریں۔ جن لوگوں نے

---

[۱] الفجر، آیات ۶ تا ۱۴ [۲] یونسؑ: ۷ تا ۸ [۳] ہودؑ: ۱۵ تا ۱۶ [۴] الکہف ۱۰۳ تا ۱۰۴

ایسا کیا وہ خسارے میں رہیں گے۔"[۱]

زمانے کی قسم انسان گھاٹے میں ہے، بجز ان لوگوں کے جو اعمالِ صالحہ انجام دیتے حق کی نصیحت کرتے اور صبر کی تلقین کرتے ہیں۔"[۲]

مؤمنو! اگر تمہارے آباؤ اجداد اور بھائی ایمان پر کفر کو ترجیح دیں تو ان کی رفاقت نہ کرو۔ جو لوگ اس روش سے منہ موڑیں گے وہ سرکش ہوں گے۔"[۳]

ان آیاتِ ربانی سے یہ بات واضح ہوجاتی ہے کہ بقول قرآن مجید:

"ایسے لوگ بھی ہیں جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان لانے کا دعویٰ تو کرتے ہیں مگر وہ مؤمن نہیں ہوتے۔" (البقرہ ۸)

میرے عزیز! نماز کے وقت تم رسم کے طور پر نماز ادا کردیتے ہو، رمضان شریف میں روزے بھی رکھ لیتے ہو اور ہر روز "مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ" تلاوت بھی کرتے ہو۔ مگر احتمال ہے کہ تم رُوحِ ایمان سے آگاہ نہیں ہو۔ بات یہ ہے کہ جو دِل گناہوں کی خباثتوں میں ملوث ہو توبہ کے بغیر کلامِ ازلی کے انوار اس پر تجلی ریز نہیں ہوتے۔ قرآن مجید میں اس امر کی طرف اشارہ موجود ہے کہ لَا يَمَسُّهُ إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ (الواقعہ:۷۹) (پاکبازوں کے سوا دوسرے اسے ہاتھ نہیں لگاتے)۔ دُوسری جگہ ارشاد ہے:۔

(ترجمہ) "اس کتاب میں اس شخص کے لئے یاد دھانی ہے جس کے پاس 'دِل' ہو۔"

مطلب واضح ہے کہ جب تک آئینۂ قلب متجلی نہ ہو، قرآنی اسرار نگاہوں سے مستور رہیں گے۔

سلطان عزیز! خدائے تعالیٰ سے ایسی چشمِ بصیرت کی طلب کر جس کی مدد سے تو قرآن مجید کے معنوی حُسن کو دیکھ سکے۔ کیونکہ بہرے، گونگے اور اندھے سُننے، بولنے اور دیکھنے سے محروم ہیں۔ جاہل آباؤ اجداد اور فاجر اساتذہ کی پیروی سے غفلت اور حرمان کے سوا کیا ملے گا۔؟

تیرے حقِ صحبت کے پیشِ نظر، میں یہ مختصر ناصحانہ رسالہ لکھ رہا ہوں تاکہ تو بداعمالی اور ریاکاری سے بچنے کی کوشش کرے اور اس طرح قربِ خداوندی کی راہ ہموار کرسکے۔

اہم ترین قلبی نعمت اور جملہ اعمال کا سرچشمہ "ایمان" ہے۔ ایمان کے بغیر سب عبادات ہیچ ہیں۔ تم صاحبِ ایمان ہونے کے مُدعی ہو مگر اس دعویٰ کا عملی ثبوت بہت ضروری ہے۔

[۱] المنفقون: ۹ [۲] العصر: ۳ [۳] التوبہ: ۲۳ [۴] المزمل: ۲۰ –

ایمان کے حقائق سے وہ جوانمرد آگاہ ہے جس نے وادیٔ قدس میں باریابی کی خاطر معنوی طور پر دنیا و عقبیٰ سے "خلع نعلین" کر رکھا ہو۔ ایسے شخص کی نظر میں سنگ و زر یکساں ہیں۔ وہ ماسوا اللہ سے روگرداں ہے اور توجہ خاطر سے کاشف اسرار ہے۔ حدیث قدسی میں گویا ایسے ہی شخص کے بارے میں ارشاد ہے کہ

(ترجمہ) "وہ عرش الٰہی کو دیکھتا، اہلِ جنت کی زیارت کر کے ان میں شامل ہونے کی دُعا کرتا اور اہلِ دوزخ کی بداحوالی دیکھ کر ان سے دُور رہنے کی پناہ مانگتا ہے۔"

ایسا شخص جانتا ہے کہ دوست و نافع کیا ہے اور دشمن و مُضر کیا۔ اس کے برعکس ہوا و ہوس کے لئے جینے والوں کو دوست (للّٰہیت) اور دشمن (ہوسِ دُنیا) کی تمیز نہیں رہتی۔ دنیا کے مال و منال اور عارضی لذات کے فریفتہ لوگوں کو حق و انصاف کا خیال کب رہتا ہے؟ ایسے بخیل کے دل میں نورِ ایمان کا گزر کہاں؟ ایک حدیث شریف میں ہے:

"بخیل پر اس کی زندگی میں اللہ تعالیٰ کا غضب ٹوٹ پڑتا ہے۔" [۵]

آخر از خوابِ امل بیدار شو یک دم ای مست ہو ہشیار شو
رہرواں رفتند و تو درماندہٗ حلقہ از سرزن کہ بر در ماندہٗ
راہ زد مشغولیٔ عالم ترا نیست پروائے خدا یک دم ترا
گر ترا دیں باید از دُنیا مناز ہر دو باہم راست ناید کج مباز

میرے عزیز! ظلمت خانۂ ہوس، نورِ ایمان سے تابناک نہیں ہوتا۔ روایت ہے کہ حضرت داؤدؑ کو وحی الٰہی آئی تھی کہ

"محبتِ خداوندی کے دعویٰ داروں اور طالبانِ ایمان کو کہہ دیں کہ ہوا و ہوس سے دل خالی رکھیں کیونکہ ایک دل میں دو الفتوں کا اجتماع ناممکن ہے۔"

ایمان، آفتاب عالمتاب کی مانند ہے۔ وہ غیوب مشرق سے طلوع ہوتا ہے اور عقول و نفوس کے مطالع کو منور کرتا ہے۔ وہ بیابانِ محبت کے عاشقانِ سوختہ دل کی ارواح کو پُرمسرت شفق

---

[۵] طہٰ: ۲۰

کا رنگ بکھیر کر نظروں سے اوجھل ہوتا ہے، مگر مقامات دُور دست میں نور افشانی کرتا رہتا ہے طلوع و غروب کی یہ مثال صاحبانِ دل کو معلوم ہے: "ایمان" کے مہرِ جہانتاب کی بالواسطہ روشنی سے سالکانِ راہِ باری کے نفوس شبانہ روز مُستنیر ہوتے رہتے ہیں۔ ایمان کی آبیاری سے توحید کا درخت برومند ہوتا ہے۔ اس توحید سے مجاہد بالنفس لذّت گیر ہوتے ہیں اور عام قوائے ذائقہ و شامہ کو اس کی خبر نہیں ہوتی۔ اس جہاد سے روگردانی ایک طرح کا فسق ہے اور ارشادِ باری ہے:

(ترجمہ) "کہیے کہ اگر تمہارے باپ، بیٹے، بھائی، بیویاں اور کنبے، اور وہ مال جو تم نے کمائے ہیں، اور وہ تجارت جس کے مندا پڑ جانے کا تمہیں خطرہ ہے، اور وہ گھر جنھیں تم پسند کرتے ہو تمھیں اللہ، اس کے رسول ؐ اور اس کے راستے میں جہاد کرنے سے زیادہ عزیز ہوں، تو منتظر رہو یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم تمہارے سر پر لے آئے اور اللہ فاسقوں کو راہِ ہدایت نہیں دکھاتا ہے"۔ (التوبہ: ۲۴)

قول و فعل میں تضاد غور کرو جب والدین، بھائی، بیوی، فرزند، رشتہ دار اور سب مال و منال، راہِ حق میں پرِ کاہ کی مانند ہیں، تو راستے میں مزاحم ہونے والے اعزہ سے حذر رہنا، ایک قسم کا جہاد ہے۔ اور ارشادِ باری ہے:

(ترجمہ) "اللہ کی راہ میں ایسا جہاد کرو جیسا کہ اس کا حق ہے"۔

رشتہ داروں، قرابتوں اور صلہ رحمیوں کی اہمیت مسلّم، مگر کتنے طالح رشتہ دار، صالحین کے قول و فعل میں تضاد کا موجب بنتے اور ان کی کشتیٔ عمل کو ڈبو دیتے ہیں۔ ایسے افراد کے اثراتِ بد سے چوکنا رہو۔ حاکم کے طور پر تم اپنے اور غیر کی تمیز نہ رکھو اور اُمورِ دینی کے نقصان پر ایسا رنج کرو جیسا کہ دنیوی کاموں پر لاحق ہوتا ہے۔ حضرت انس بن مالک رضؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا:

(ترجمہ) "کسی شخص کا دعویٰ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ اس وقت معنی خیز ہے جب وہ اُمورِ

۱؎ یہ صوفیانہ تعبیر ہے اور کتبِ تصوف میں ایسی تعبیرات عام ہیں (مترجم)

دین کے نقصِ اتمام پر ایسے ہی مغموم ہو جیسا کہ وہ دنیوی نقصانات پر ہوتا ہے۔"

میرے عزیز! "ایمان" کا یہ بیان، روشِ عموم پر ہے، ورنہ خواص کا مرتبہ اس سے کہیں بلند و برتر ہے، مگر اس روشِ عموم پر بھی تم اپنے اعمال کا محاسبہ کر سکتے ہو۔ تم جانتے ہو کہ عشقِ مجازی کے دلدادہ اور فانی لذّات کے طالب، اپنے مقاصد میں کامیابی کی خاطر تن من دھن کی بازی لگا دیتے ہیں، کیا سالکینِ راہِ حق ان سے پیچھے رہیں تو سزاوار نہیں؟ مؤمن باللہ راہِ حق میں جان و مال کی کیوں پرواہ کریں۔ تم اگر بخل کرتے ہو تو سمجھو کہ زخارفِ دنیوی سے دل لگا بیٹھے ہو۔ حرص و بخل سے خدا کی پناہ مانگو اور زندگی کے مستعار لمحات کی قدر کرو۔ ایسا نہ ہو کہ موت کا حملہ آور آ نکلے اور تم بے زادِ راہ بیٹھے رہو، ایسی صورت میں حسرت و نامرادی کے علاوہ کیا ملے گا۔ کوشش کرو کہ اپنے حسنِ عمل سے "طُوبٰی لَهُمْ وَحُسْنُ مَآب" کا مصداق بنو۔ یاد رکھو، اگر قرابت داریوں کی بندشوں کو توڑ تم علی التساوی عدل و انصاف نہ کر سکو تو اپنے دعوئ مسلمانی پر اترانے کی ضرورت نہیں۔ میں ایک بار پھر کہتا ہوں کہ حرص و ہوا اور تظاہرات کے بندے دربارِ ایمان میں بار نہیں پا سکتے۔ خواہ ان کا دعویٰ کتنا ہی شدید ہو؎

تا نیاید درد، در کارت پدید	قصّۂ این درد نتوانی شنید
دردِ او گر دامنت گیرد دمی	رستگاری یابی از عالم ہمی
ور نگیرد دامنت این درد زود	گفتگوی من ندارد ہیچ سُود

تیرے غلام اور تیری اپنی غلامی تو اپنے غلام اور ملازم کو حکم دیتا ہے کہ ایسا کرو اور ویسا نہ کرو۔ جو تیرا حکم نہ مانے تو اسے مار ڈالنے کی تہدید دیتا ہے، اور ایسا کر بھی سکتا ہے۔ تیری طرف سے غلاموں اور ملازموں پر جاسوس مقرر ہیں تاکہ ان کی شنیع حرکات سے آگاہی رہ سکے۔ غور کرو، تم بھی مالکِ حقیقی کے غلام اور ملازم ہو۔ خدائے عالم غیب نے اتمامِ حجّت کی خاطر، دوسروں کی مانند، تجھ پر بھی کِرَامًا کَاتِبِیْن مقرر کر رکھے ہیں اور نیکی کی بشارت اور برائی کی وعید دے رکھی ہے۔ اس صادق القول کے وعدہ و وعید کے

باوجود، کیا تم اس کے احکام پر عمل کرتے ہو۔ خدا کے چند احکام ہیں :

(۱) "نماز قائم کرو، زکوٰۃ دو اور جو رزق ہم نے دیا ہے، اس میں سے خرچ کرو۔"

(۲) "مسلمانوں میں ایک ایسا گروہ ضرور موجود ہو جو نیکی کا حکم دے اور برائی سے روکے۔"

(۳) "اموال کو اپنے درمیان ناجائز طریقے سے نہ کھاؤ۔"

(۴) "یتیم کے مال کے قریب مت جاؤ۔"

(۵) "تم میں سے کوئی دوسرے کی برائی نہ کرے۔"

کیا ان احکام پر تمہارے قلمرو میں عمل ہوتا ہے۔ جس طرح تم اپنے احکام پر عمل کروانے کے لئے کوشاں ہو کیا اس طرح اس قبیل کے احکامِ شرع کی تنفیذ کی بھی کوشش کرتے ہو؟ اگر اس کا جواب نفی میں ہو تو منقولہ آیۂ قرآن کی صداقت پر توجہ کرو کہ

"کئی لوگ کہتے ہیں کہ ہم اللہ اور یوم آخرت پر ایمان لے آئے، حالانکہ وہ مؤمن نہیں ہوتے۔" (البقرہ:۸)

میرے عزیز! ایک دوسری مثال پر غور کرو۔ تم بیماری کی حالت میں یہودی، عیسائی اور دیگر مذاہب والے اطباء کے سخت سے سخت مشوروں پر عمل کرتے اور صحت وسلامتی کی خاطر فاقہ کشی اور دیگر پرہیز اختیار کرتے ہو۔ یہ سب کچھ جسمانی ضروریات کی خاطر ہے، مگر افسوس کہ خاتم الانبیاءؐ کے ذریعے ازلی وابدی مزمن روحانی امراض کے نسخۂ کیمیا قرآن مجید کے اوامر ونواہی پر عمل کرنے اور احکام کو نافذ کرنے کی کوئی پرواہ نہیں کرتے یہ سخن پرری اور شیطنت کی راہ ہے اور یاد رکھو کہ

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِآيَاتِ رَبِّهِ ثُمَّ أَعْرَضَ عَنْهَا (السجدہ:۲۲)

"اس شخص سے بڑا ظالم کون ہے جسے آیاتِ ربّانی کے ذریعے یاددہانی کروائے جانے کے باوجود ان سے مُنہ موڑ لے۔"

چہار عقبات (مشکل گھاٹیاں) میرے عزیز! بداخلاقی اور بداعمالی آدمی کو قعرِ مذلت میں ڈال دیتی ہے۔ جس طرح فضائلِ اخلاق متعدد ہیں، اسی طرح رذائل بھی، مگر میرے نزدیک

ایک مسلمان حاکم کے لئے سرخروئی چار مشکل گھاٹیوں : بخل، کبر، ظلم اور ریا سے بخیر و خوبی گزر جانا، بڑی بات ہے۔ جو ان گھاٹیوں میں پھنس جائے وہ خَسِرَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃ کا مصداق بنے گا۔

بُخل | بخل و حرص کا عقبہ دنیا کا تودہ وانبار ہے۔ بخیل و حریص شخص، بلطائف الحیل جمع مال کے لئے کوشاں رہتا ہے۔ میرے عزیز ! دنیادار اور بندۂ دنیا میں فرق ہے۔ ضرورت کے مطابق مال و منال سے علاقہ مندی دنیاداری ہے جو معیوب نہیں، مگر اس دُنیاداری کی بے اعتدالی، آدمی کو بندۂ دُنیا بنا دیتی ہے، اسی لئے صاحبانِ قلب کو افراطِ مال سے نفرت ہے۔ مذمّتِ دنیا کے بارے میں مشہور ہے کہ اگر دنیا کا مال و منال باعثِ عزت ہوتا، تو کافروں اور منکروں کو خدا اس سے محروم رکھتا۔ سلیمانؓ بن یاسر نے فرمایا :

"میں بعض اصحابؓ کے ساتھ آنحضرتؐ کی معیت میں تھا، راستے میں ایک میّت دیکھی گئی۔ آنحضرتؐ نے فرمایا : "تم میں سے کوئی ہے جو اسے پھنکوا دینے کا مخالف اور اس کے یوں پڑا رہنے کا حامی ہو؟" ہم سب نے نفی میں جواب دیا۔ آپؐ نے فرمایا : دُنیا خدا کی نظر میں اس سے بھی احقر ہے۔ خدا چاہتا ہے کہ لوگ اس کے قرب کے جُویا ہوں اور دُنیا سے متنفر رہیں مگر بداعمال لوگوں کو اس کی خبر نہیں اور اپنی سرشت خراب کر لیتے ہیں۔"

اس بیان سے دنیا کے مال و منال کی پستی واضح ہے۔ مؤمنِ شاہباز کے شایانِ شان نہیں کہ اس بدبودار مردار کے گرد منڈلاتا رہے۔

میرے عزیز! تم اتنے حریص نہ بنو کہ رعایا سے پیسے بٹور بٹور کر خزانہ بھر ڈالو۔ اس رقم کو مخلوق کے رفاہ پر خرچ کرو۔ اس طرح لوگ بھی بخل و حرص سے متنفر ہوں گے۔

کِبر و غُرور | کبر و نخوت سے آدمی، اپنے آپ کو دُوسروں سے بڑا جاننے لگتا ہے اور دوسروں کو پست اور اپنا محتاج سمجھنے لگتا ہے۔ اس مرض کا علاج یہ ہے کہ بڑے سے بڑا آدمی اپنی ابتدا اور انتہا پر غور کرے۔ اس کا آغاز مادۂ عَلَق ہے جس کے دیکھنے سے سخت کراہیت آتی ہے۔ آدمی کا انجام موت اور اس کے نعش کا (عام صورتوں میں) حوالۂ گور ہونا ہے۔ ایک

ہفتہ بعد اگر مدفن کھولا جائے تو عام حالت میں بدبو سے دوسروں کا بُرا حال ہو جائے۔ صحت کی حالت میں بھی آدمی کی نجاستوں کا کیا ٹھکانا۔ بیماری میں یہ نجاستیں بڑھ جاتی ہیں۔ صفائی اور پاکیزگی نہ برتے تو وہ عفونت کا گڑھ ہے۔ آدمی کی بلند مرتبگی ایک طرف، اس کے ضعف و بے بسی کا یہ عالم ہے کہ مکھی اور مچھر اس کی زندگی اجیرن کر دیتے ہیں۔ ایک ناخن کی تکلیف اور معمولی بیماری اسے جان سے بیزار کر دیتی ہے۔ یہ عیوب و نقائص ایسے ہیں کہ وہ انکساری انکساری برتے نہ کہ اکڑ خوانی کرے۔ میرے عزیز! اپنے معائب پر نظر رکھو اور چند روزہ اقتدار پر مغرور نہ ہو۔

چوں تو تمالِ نجاست آمدی	از چہ در صدر ریاست آمدی
آں سگِ دوزخ کہ تو بشنودۂ	در تو خفتہ است و خوش آسودۂ
باش تا فردا سگ کبر و منیت	سر ز دوزخ برزند از دشمنیت
نیک بیں کز تشنگی مردن ترا	بہتر ست از نام خود بردن ترا
گر شوی چوں خاک در رہ پائمال	تا ابد جاں را بدست آری کمال

ظلم وجفا | ظُلم تاریکی اور اندھیرے کو کہتے ہیں۔ یہ ایسے ہے کہ کوئی مے نوشی یا خبط اکڑ اسی کے زیرِ اثر بہک جائے، صواب و ناصواب نہ جانے اور مثلاً اپنے پاؤں پر خود کلہاڑی مار دے۔ جس طرح مے نوش اور افراد کو بعد میں اپنے کرتوتوں کا پتہ چلتا ہے اور ضمیر زندہ ہو تو شرمندہ ہوتے ہیں۔ یہی حال ظالموں کا ہے۔ ظالم و جابر کو یاد رہے کہ اس دنیا میں مکافاتِ عمل کا قانون کارفرما ہے۔ ع

گندم از گندم بروید، جو ز جو

اس لئے اسے اپنے اعمالِ بد کے بدلے کے لئے اسی دنیا میں تیار رہنا چاہیئے اور آخرت سے تو مفر ہے ہی نہیں۔

میرے عزیز! حاکم عادل ہو نہ ظالم۔ نشۂ قوت سے سرشار ہو کر ظلم کرنے والوں کے لئے "تیرے پروردگار کی گرفت مضبوط ہے"۔ (البروج: ۱۲) کی وعید موجود ہے۔ روزِ محاسبہ اس سے کہا جائے گا کہ "تو اس انجام سے غافل تھا۔ اب ہم نے تیرا پردہ اٹھا دیا اور تیری نظر تیز ہے"۔

(ق : ۲۲) ظالم الحاح وزاری کریں گے کہ

(ترجمۂ آیات) "پروردگار ہمارے حال کو دیکھ اور ہماری سن لے تاکہ ہم دوبارہ لوٹا دیئے جائیں (اور دوسری بار) ہم ایمان و عمل کو شعار بنائیں گے۔"

جواب دیا جائے گا :

(ترجمہ) "کیا ہم نے تمہیں عمر نہیں دی جس میں تمہیں یاد دہانی بھی کی جاتی رہی ہے تمہارے پاس ڈرانے والے آتے تھے۔ اب چکھو یہ عذاب اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں۔"

اس وقت کہا جائے گا :

(ترجمہ) "ہر کوئی اپنی کمائی کا رہن شدہ ہے تمہیں وہی ملے گا جو تم کماتے رہے ہو اور ظالموں کو معلوم ہو جائے گا کہ پلٹنے والے کہاں سے پلٹتے ہیں۔"

میرے عزیز! ظالم و جابر کے اس انجام سے بچو اور خدا سے پناہ مانگتے رہو۔ ~~~

خانۂ خلقی کنی زیر و زبر — تا براندازی سر افساری بدر
خوں بریزی خلق را در صد مقام — تا خوری یک لقمۂ ناں آنکہ حرام
خوشہ چین کوئی درویشاں توئی — در گدا طبعی بتر ز شاں توئی
چند خواہی بد نہ پختہ نہ خام — نہ بد و نیک و نہ خاص و نہ عام
پادشاہی ذوقِ معنیٰ بردن است — نہ بزور و ظلم دُنیا خوردن است

اپنے تزک و احتشام، رعب داب اور برتری و فضیلت کے اظہار سے بچو۔ اس سے غرور آتا ہے اور غرور ظلم کو دعوت دیتا ہے۔ خاکساری اختیار کرو اور سب کے ساتھ انصاف اور برابری کا سلوک کرو۔

ریاکاری اور دکھلاوا ریاکاری اور دکھلاوا، شرکِ خفی ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے بچنے کی تاکید فرمائی ہے۔ غفلت شعار لوگ اپنے اعمال کی تشہیر کرتے اور خود ستائی سے خوش ہوتے ہیں۔ انبیاءؑ اور اولیاء اللہ نے روشِ ریا سے خدا کی پناہ مانگی ہے۔ اپنی نیکیوں کا ضیاع عقلمندی نہیں مگر ان کی اصل یَوْمَ تُبْلَى السَّرَائِرُ (جس دن پوشیدہ راز آزمائے